فرضیت حج کی آیت نازل ہوئی۔

ذوالحجہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام الحج بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۃ التوبۃ کی ابتدائی آیات کا اعلان کرنے کا حکم دے کر مکہ بھیج دیا۔

۱۰ھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گورنر بنا کر یمن بھیج دیا۔

اہل یمن کو تبلیغ کرنے اور خمس وصول کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا گیا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیج کر ذوالخلصہ کے "کعبہ یمانیہ" کو گرادیا گیا۔

جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا ظہور ہوا۔

ذوالحجہ ۱۰ھ میں نبی کریم ﷺ کی زیر امامت ۲۰،۰۰۰ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع ادا کیا۔ جس میں آپ ﷺ نے اپنے جامع خطبے میں انسانی حقوق کا عالمی منشور پیش فرمایا۔

ابراہیم رضی اللہ عنہ بن رسول اللہ ﷺ نے ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱ھ جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو یمن میں واصل جہنم کیا گیا۔ جھوٹی مدعیہ نبوت سجاح کا ظہور ہوا۔

صفر میں رسول اللہ ﷺ نے شہدائے غزوہ موتہ کا بدلہ چکانے کے لیے ایک عظیم لشکر کا انتظام فرمایا، جس پر نوجوان مجاہد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر فرمایا۔

نبی کریم ﷺ نے شہدائے احد کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور اہل بقیع کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔

۲۶ صفر سے رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے۔

ربیع الاول میں آپ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی، جب آپ ﷺ نماز کی امامت نہ فرما سکے، تو امامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کو سترہ نمازیں پڑھائیں۔

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو رسول اللہ ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

۱۳ ربیع الاول کو تجہیز و تکفین واقع ہوئی۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے انفرادی نمازِ جنازہ ادا کی۔

۱۴ ربیع الاول کو نمازِ جنازہ سے فراغت پا کر حجرۂ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا میں تدفین ہوئی۔

صریر خامہ تبصرہ

شیخ التفسیر مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ

تأ لیف: مولانا عبدالقیوم حقانی خصوصی اشاعت: (۲۰) ماہنامہ **القاسم** نوشہرہ ضخامت: ۲۷۲ صفحات

مولانا حقانی حفظہ اللہ اپنی تصانیف کی روشنی میں کافی متحرک عالم لگتے ہیں۔ جزاہ اللّٰہُ خیرَ الجزاءِ

زیر تبصرہ اشاعت ایک بزرگ عالم وزاہد شخصیت کے سوانح حیات پر مشتمل ہے، جوتحریک نظام مصطفیٰ ﷺ اور تحریک تحفظ ختم نبوت جیسی اسلامی تحریکوں میں بھی آگے آگے رہے تھے اور رفض کی سرکوبی کے لیے بھی کردار ادا کرنے کے خواہاں تھے۔اس لیے ظاہر ہے کہ بہت ساری قابل قدر حکایات اور مفید پند ونصائح سے بھرپور ہے۔

مولانا کلاچویؒ کی نظموں میں سے انتخاب ہم نے **التراث** شمارہ 57 میں شائع کر دیے ہیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے ہاں عام مقلدین کے برخلاف مذہبی تعصب نظر نہیں آتی۔البتہ ان کے ہاں ہم نے اللہ جل جلالہ اور مخلوق ......رسول مقدس ﷺ اور امتیوںؒ کے **فرق مراتب** کے بارے میں **''غیر محتاط انداز''** محسوس کر کے تبصروں میں روشنی ڈالی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب کے اہم اور نمایاں قابل تبصرہ نکات پیش خدمت ہیں:

صفحہ: (۳۱):: قاضی عبدالکریم کلاچویؒ بجا طور پر تبلیغ اور تعلیم کو تصوف وسلوک پر ترجیح دیتے تھے۔مرحوم کی عبارت نقل کرتے ہوئے فاضل مؤلف کہتے ہیں: **''ایک مرتبہ تو یہاں تک فرمادیا کہ''**

جولوگ قرآن وحدیث کے درس وتدریس کو چھوڑ کر،نفع متعدی کو ترک کر کے اور نفع لازم (جو ابھی تک محض وہم ہے) میں مشغول ہو گئے تو وہ لوگ فخر دوعالم ﷺ کو کیا جواب دیں گے.........

التراث: ظاہر ہے کہ فاضل مؤلف کو اپنے استاد محترمؒ کے اس بیان میں مبالغہ یا شدت محسوس ہوئی۔ ہماری نظر میں یہ ترجیح بالکل درست ہے، اگر چہ ہم اس کے مندرجات سے مکمل متفق نہیں۔کیونکہ کلاچوی صاحبؒ کے بیان سے لگتا ہے کہ لوگ روزِ قیامت فخر دوعالم ﷺ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔جبکہ ﴿مــالک یوم الدین ۝﴾ تو بنص قرآنی واجماع امت' اللہ وحدہ لاشریک ہے۔

صفحہ: (۴۲) ''سلامے یارسول اللہ سلامے''

التراث: اس طرح کے خطاب سے علم دین سے کورے بدعقیدہ لوگوں کو یہ احساس ہوسکتا ہے کہ۔نعوذ باللہ۔

اللہ کے رسول ﷺ حاضر وناظر ہیں اور ہماری باتیں سماعت فرما رہے ہیں۔لہٰذا عقیدہ توحید کا لحاظ اور اتباع سنت کا پاس رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ وسلام پیش کرنے میں وہی اسلوب اختیار کرنا چاہیے تھا، جس کی آپ ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں تعلیم دی ہے۔

صفحہ (۴۷، ۵۰):: قاضی مرحوم کی حوصلہ افزائی کے الفاظ نقل کر کے حقانی صاحب کہتے ہیں: ''میں انہیں دنیا میں استناد اور آخرت میں **نجات کا وسیلہ** سمجھتا ہوں۔''

التراث: استاد محترم کی رضامندی کو **آخرت میں نجات کا وسیلہ** سمجھنا ان کی عقیدت میں ''غلو'' شمار نہیں ہوگا؟

صفحہ: (۵۶):: کھانے پینے کے بعد برتنوں کو فوراً پانی ڈال کر صاف کرنے کا اہتمام کرتے تھے، کیونکہ صاف پیالہ اور صاف برتن تسبیح پڑھا کرتے ہیں......

التراث: اس مسئلے میں ہمیں یہ حدیث ملی ہے: نُبیشة الخیر ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**مَن أكلَ في قصعةٍ ثم لَحِسَها استغفرَتْ له القصعةُ**'' [الترمذي ۱۸۰۴، ابن ماجه ۳۲۷۱، أحمد ۲۰۷۲۴ وفيه أم عاصم مجهولة] ''جو کسی پیالے میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ لے، پیالہ اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔'' اس حدیث میں برتن کو چاٹنے کی فضیلت ہے؛ پانی سے صاف کرنے کی نہیں۔ واللّٰہُ أعلمُ

صفحہ: (۵۹):: (مکاتیب) جس کے ایک ایک لفظ سے حضرت کا فناء الفناء بلکہ وراء الوراء کے مقام پر فائز ہونے کا بے اختیار تصور جمنے لگتا ہے۔

صفحہ (۱۵۰-۱۵۱) میں اس جملے کی تصحیح کرتے ہوئے آغاز میں لکھا ہے: ''ناکارہ کے جس جملے پر قاضی صاحب کو اعتراض ہے **وہ غلط نہیں ہے**۔'' وراء الوراء صوفیاء کے عرف میں حق تعالیٰ جل جلالہ کی ذات ہے اور وہ مقام ہر شخصیت انسانیہ سے بالاتر ہے۔ پھر مذکورہ جملے کی تصحیح یوں کی: ''حضرت کا فناء الفناء بلکہ اس سے بھی اونچے مقام پر فائز ہونے کا تصور جمتا رہا۔''

التراث: ایسے ''**غیر ثابت**'' اصطلاحات سے اجتناب کیا جاتا تو ''**غلو**'' کے شبہ سے پاک اور بہتر ہوتا۔

صفحہ: (۶۳):: قاضی صاحبؒ نے حدیث قدسی ''**قسمتُ الصلاةَ بيني وبين عبدي**'' [مسلم] سے تسمیہ کے سورہ فاتحہ کا جزنہ ہونے کا بجا طور پر استدلال کیا۔ جزاہ اللّٰہُ خیراً

التراث: کیا حدیث مذکورہ سے سورہ فاتحہ کی ''رکنیت'' پر استدلال بھی واضح نہیں ہے؟!

صفحہ: (٦٨) :: سندھ پیدائش: ١٩٢٠ء (سنہ پیدائش)

صفحہ: (٧١) :: ...... آپ ہی کی **یزدان پرستی** کی علامت ہے۔

التراث: "**یزدان**" مجوس کی اصطلاح میں صرف مفید چیزوں کا خالق ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کافرانہ اصطلاحات سے بے نیاز کردیا ہے: ﴿قلِ ادعُوا اللّٰهَ أو ادعُوا الرحمٰنَ أيًّا مّا تدعوا فله الأسماءُ الحسنىٰ﴾

صفحہ: (٧٣) :: ...... چادر کا پلو پکڑ کر بیعت کرنا......

التراث: کیا اس طریقہ بیعت پر "محمد رسول اللہ ﷺ" کی مہر مبارک ثبت ہے؟

صفحہ: (٧٧) :: ...... قلب جاری ہوگیا ...... کام تو ہوگیا، مگر آپ کو کیسے پتہ چلا؟ حضرت نے ہنس کر فرمایا میں نے سب کی طرف توجہ کی جس جس کا قلب جاری ہوا ان کی حالت مکشوف بھی ہوگئی۔

التراث: صوفیوں نے علم غیب کا دعوی کرنے کے لیے "کشف" کی اصطلاح ایجاد کی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿قل لا يعلمُ مَن في السمٰوٰتِ والارضِ الغيبَ اِلا اللّٰهُ﴾ [النمل ٦٥]

صفحہ: (١٢٨) :: حضرت مدنی مسجد نبوی میں درس حدیث شریف دیا کرتے تھے تو کبھی سبق بہت زیادہ پڑھالیا کرتے تھے اور کبھی مختصر کر کے سبق ختم کر دیتے ...... طلباء نے اصرار فرمایا تو ایک دن روضہ اقدس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ آپ حضرت ﷺ سے جتنی اجازت مل جاتی ہے، اتنا ہی سبق پڑھا دیتا ہوں اور بس۔

التراث: نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک سے ایسا استفادہ ممکن ہوتا، تو صحابہ کرام ؓ - جو یقیناً امت میں افضل ترین ہیں - اپنے تمام اختلافات کا حل آپ ﷺ سے ہی ڈائریکٹ طلب کرتے۔

صفحہ: (١٣٢) :: شیخ مدنیؒ نے فوٹو گرافر سے فرمایا: **"بھائی! یہ کیا کرتے ہو، یہ کام شریعت میں حرام ہے۔"**

صفحہ: (٢٠٧) :: "تذکرہ" کے ناشر نے صفحہ اول پر مولانا ابوالکلام آزادؒ سے فوٹو کا مطالبہ کیا، آپؒ طرح دے گئے۔ ناشر نے بہت تاکید کی تو آپؒ نے فرمایا: **"بھائی! فوٹو کھینچنا اور کھچوانا ناجائز ہے۔"**

التراث: یہ اُس دور کا فتویٰ تھا، جب فرمانِ نبوی: "إنَّ أشدَّ الناسِ عذابًا عندَ اللّٰهِ يومَ القيامةِ المُصَوِّرُونَ" [البخاري ٥٩٥٠، مسلم ٩٨(٢١٠٩)] اور "كلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ" [مسلم ٩٩(٢١١٠)] جیسی احادیث نبویہ میں "ڈیجیٹل کیمرے" کا استثناء ثابت نہیں ہوا تھا!!

افسوس! "رائج الوقت" فتویٰ میں اس "حرام" کو بلا دلیل شرعی "حلال" بنایا گیا ہے!!

صفحہ: (۱۵۴):: (دورانِ سفر نفل پڑھنے کی بدولت) شرک کے یہ لاکھوں سنگریزے اور کہیں جب شرک کے دو طرفہ درخت ہوں تو ان سب کا ایک ایک پتہ ایک پتہ بصد خوشی اس وقت تلاوت کی ہزار ہزار خوشی سے شہادت دے کر مجھے قبر اور حشر ونشر کی مشکلات اور سختیوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔

التراث: امید قوی ہے کہ یہ **"تشرک کا غلبہ"** نہیں ہوگا، دونوں جگہ "شرک" کی جگہ **سڑک** مراد ہوگی۔

صفحہ: (۱۵۵):: (پریشانی کے عالم میں) خیال آیا کہ **ختم بخاری شریف** اپنے اکابر کا ایسے حالات میں معمول ہے، کیوں نہ ان حضرات کی **سنت** پر عمل کی کوشش کی جاوے، تاکہ گھر اور مدرسہ کے مشکلات کو حق تعالیٰ جل مجدہ آسان فرماویں۔ صفحہ (۱۵۹):: نجم المدارس میں موجودہ خطرات اور مظالم شدیدہ کے طوفانوں سے حفاظت کی خاطر **بخاری شریف کا ختم** شروع ہے...... تیس کی تعداد بخاری شریف کی **تلاوت** کے لیے میسر ہوگئی۔

صفحہ(۱۶۰):: ماہنامہ "القاسم" کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ باعثِ مسرت ہے۔ اپنا حسنِ ظن یہی ہے کہ یہ روحِ امام بخاریؒ کی خصوصی توجہ کا اثر ہے۔ ولو کرہ الکارھون وینکرہ المنکرون

التراث: اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر حیرت ہے۔ اہل تقلید وتصوف کو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک، شہر مبارک، حتیٰ کہ "سگِ حرم" وغیرہ کی محبت وعقیدت میں سے بڑا حصہ ملا ہے؛ وہ ان سے حد شرعی سے بڑھ کر محبت وعقیدت کے ساتھ "برکتیں" حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں۔ بزرگوںؒ کے رائج کردہ طریقوں کو "سنت" قرار دیتے ہیں۔

اہل حدیث کی قسمت میں نبی کریم ﷺ کے مشن مبارک، عقیدہ مبارک اور تعلیم مبارکہ سے استفادہ اور حسب توفیق فہم وعمل کا حصہ آیا ہے۔ جس عمل پر "محمدٌ رسولُ اللهِ ﷺ" کی مہر مبارک ثبت نہ ہو وہ ہمارے نزدیک سنت ہے نہ نفل؛ بلکہ شریعت اسلامیہ کا حصہ ہی نہیں ہے، محض بدعت کی پیوندکاری ہے۔

اسی طرح ان اہل تقلید کو صحیح بخاری شریف کا "ختم" نصیب ہوا، اور ہمیں صحیح بخاری شریف کو سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ رَضِینَا قِسمَةَ الجَبَّارِ فِینَا

صفحہ: (۱۵۷-۱۵۸):: ﴿فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ......﴾ سے استدلال کرتے ہوئے حضرت لاہوریؒ صاحب فرماتے تھے: **"اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی لاش بھی دین کی وہ خدمت کر جاتی ہے جو ہم سینکڑوں زندہ نہیں کر سکتے۔"** (اس وقیع ملفوظ کی یاددہانی کرنے کے بعد کلاچویؒ صاحب اپنے شاگرد کی **توحید پرستی** کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں): "غالباً ان دنوں آپ پر توحید تو نہیں بلکہ **توحد کا غلبہ** ہوگا، اور اس نے سن کر یا سمجھ کر

بلکہ لکھ کر اور لکھوا کر محو کر دیا ہوگا۔''

التراث :انسان پر ''**توحید کا غلبہ**'' ہونا قرآن کریم اور سنت نبویہ کے مطابق انتہائی مبارک ہے۔ کیونکہ یہی تمام انبیائے کرام کے مشن نبوت کی بنیاد ہے۔ اس غلبے کی حوصلہ شکنی کرنا کسی کو زیب نہیں دیتا۔

البتہ ''**قرآن وحدیث سے علمی استدلال**'' خاص فضل الٰہی ہے، جس سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی نصیب ہوتی ہے۔ لیجیے اسی آیت کریمہ سے مزید علمی استدلال:

(۱): ﴿فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ ان لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝﴾ | سبأ ١٤ | سرکش جن' وفات کے ایک سال بعد تک حضرت سلیمان علیہ السلام کو ''زندہ'' سمجھ کر آپ کے حکم پر کام کرتے رہے: جسے اللہ تعالیٰ نے ''**عذاب مہین**'' قرار دیا۔

معلوم ہوا کہ وفات کے بعد اللہ کے نبی کو ''**زندہ**'' سمجھ کر اطاعت کرنا بنص قرآن ''**ذلت ناک عذاب**'' ہے .....آج کتنے ہی فرقے اسی ''عذاب مہین'' میں مبتلا ہیں!! **إلا ما شاءَ اللّٰهُ**

(۲): حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے کام لینے کے لیے مذکورہ بالا ظاہری ذریعہ اختیار فرمایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ کے نبی کی **روح مبارکہ** بھی **خصوصی توجہ** کے ذریعے حاجت روائی اور مشکل کشائی نہیں کر سکتی۔ اگر ''خصوصی روحانی توجہ'' سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا، تو خواہ مخواہ یہ تکلف نہ فرماتے!!

صفحہ: (۱۶۰):: سنت نبویہ ... **اللهم لا تمتني حتى أرى جعفر**

التراث :ہمیں یہ حدیث نہیں ملی؛ البتہ ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسی روایت آئی ہے۔

صفحہ: (۱۶۴):: مکاتیب الکریم کا ایک عنوان ہے: ''عرض مصاب بجناب رسالت مآب ﷺ''

التراث :﴿ولا تدعُ مع اللهِ الهاً اٰخر﴾ | القصص ۸۸ | ''﴿ولا تدعُ مِن دونِ اللهِ ما لا ينفعُك ولا يضرُّك﴾ | یونس ۱۰۶ |

صفحہ: (۱۷۲):: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا: رات آپ ﷺ بستر پر نہ تھے ..... بقیع میں دعا گو تھے: ''يـا رَبِّ أُمَّتي'' آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے امت کی فکر میں قرآن کو بھلا دیا؟ فرمایا: ''تجھے اس دعا پر تعجب ہے؟ میں تو زندگی بھر، قبر کے اندر اور صور پھونکنے پر ..... ہر جگہ امت کے لیے یہ دعا کرتا رہوں گا۔'' وغیرہ

التراث :اس حدیث نبوی کا مستند حوالہ کہاں ہے؟! نیز اس روایت میں ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے منسوب الفاظ

میں جو بے ادبی نظر آتی ہے، یہ اس کی نسبت کے بطلان کا واضح اشارہ نہیں دے رہی ہے ؟!!

صفحہ: (۱۸۲):: حضرت مدنی کے ساتھ معتکفین کو منامی زیارت تو بار بار بہت سے حضرات کو ہوا کرتی تھی بعض سعداء کو بیداری میں بھی بعض اوقات یہ سعادت مل جاتی ......

التراث :خواب میں زیارت نبوی تو ثابت ہے۔ بیداری میں ''اس سعادت کا حصول'' شرعاً ثابت نہیں ہے۔لہٰذا جو یہ دعوی کرے، اس کا خواب بھی مشکوک ہے۔ و اللّٰهُ أعلم

صفحہ: (۱۸۹،۲۳۳):: مولانا قاسم نانوتویؒ نے زمین کو فلک پر ترجیح دیتے ہوئے فرمایا ہے:

......سرور کائنات ﷺ کا جسم اطہر زمین کے جس حصہ پر آرام فرما ہے۔ اس کی عرش معلیٰ سے افضلیت کی تصریح بھی تو اپنے اکابر کے نزدیک آپ کو معلوم ہی ہوگی۔......

التراث :ہم تصور نہیں کر سکتے کہ یہ عظیم عالم وزاہد بزرگانِ دینؒ ﴿مَنْ فِي السَّمَآءِ﴾ [الملك ١٦،١٧] کو آسمان میں تسلیم نہیں کرتے ہوں، ﴿اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ [الأعراف ٥٤، يونس ٣، الرعد ٢، الفرقان ٥٩، السجدة ٤، الحديد ٤] کو عرش عظیم پر نہیں مانتے ہوں، یا عرش عظیم کو آسمانوں کے اوپر کے بجائے نیچے کہیں تسلیم کرتے ہوں۔ یا اس جاہل شاعر کے ساتھ ہم آہنگ ہوں، جو کہتا ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر　　　اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

قرآن وسنت کی روشنی میں سلف صالحینؒ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عرش عظیم کے اوپر ہے اور کمال علم وقدرت کے لحاظ سے تمام مخلوق کے ساتھ ہے۔ اب بتائیے کہ مذکورہ ''افضلیت'' کی شرعی دلیل کیا ہے؟!

صفحہ: (۱۹۶):: **سگِ** حرم سے بھی کہنا ندیم کہتا تھا　　　**سگِ** حرم سے بھی میرا اسلام کہہ دینا

التراث :آپ جس صحیح بخاری شریف کی ''تلاوت'' اور ''ختم'' کا خاص اہتمام کرتے ہیں، اسی کی ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا، لیکن ان کی آمد میں تاخیر ہوئی، جو نبی ﷺ پر شاق گزری۔ پھر آپ ﷺ (گھر سے) نکلے اور جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو تاخیر کی شکایت کر دی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ''**إنا لا ندخلُ بيتاً فيهِ صورةٌ ولا كلبٌ**'' [صحيح البخاري ح: ٥٩٦٠]

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح سے غمگین تھے۔ میں نے عرض کی: یقیناً آج میں آپ

کومختلف حالت میں دیکھ رہی ہوں ۔آپ ﷺ نے فرمایا:"إنّ جبريلَ كان وعدَني أن يلقانِي فلم يلقَني، أما والله ما أخلفَني" آپ ﷺ دن بھر پریشان رہے، پھر خیال آیا کہ چھپر کے نیچے کتے کا پلا ہے۔آپ نے اسے نکال دینے کا حکم فرمایا اور جگہ صاف کروا کے دھلایا۔پھر جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو فرمایا:"لقدْ كنتَ وعدتَني أن تلقانِي البارحةَ" جبریل علیہ السلام نے فرمایا:"أجل ولكنّا لا ندخلُ بيتًا فيه صورةٌ ولا كلبٌ" صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، حتیٰ کہ باغیچے کے کتے کو بھی قتل کرتے اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑتے تھے۔" [صحيح مسلم ٨٢ (٢١٠٥)]

جامع الترمذی میں ہے کہ یہ کتا حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا تھا۔[حديث: ٢٨٠٦]

(۱): دیکھئے: رسول اللہ ﷺ کے ہاں پیارے نواسوں نے کتے کا بچہ لایا تو حضرت جبریل علیہ السلام وعدے کے باوجود تشریف نہ لا سکے۔آج صوفیوں کے شیوخ تفسیر تک "**سگِ حرم**" کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں!!

(۲): تصور کیجئے! اگر ہمارے صوفی بزرگوں کے پاس اس کتے کی نسل موجود ہوتی؛ یا اسی کی کھال ہی فقہ حنفی کے خاص طریقے پر محفوظ ہوتی...... تو کیا اس کی حالت "ہندوستانی گائے" سے **بہت زیادہ مختلف** ہوتی ؟!؟

(۳): رسول اللہ ﷺ کے نص صریح سے ثابت ہوا کہ اللہ کے مقرب فرشتے ایسے گھروں میں نہیں آتے، جن میں تصویر یا کتا ہو۔ پھر "**وحدت الوجود**" کے قائل صوفیاء یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت -نعوذ باللہ- **ہر جگہ** موجود ہے۔ کیا کسی نص شرعی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو ایسے گھروں میں داخلے کی اجازت نہیں دیتے، پھر -نعوذ باللہ- اللہ تبارك وتعالیٰ بذاتِ خود "**ہر جگہ**" موجود رہتا ہے؟!!

صفحہ: (۲۱۵):: شیخ بہاؤ الدین کی خدمت میں ایک شخص نے کثیر العیال ہونے کی شکایت کی، تو فرمایا:

"ان افراد کو گھر سے نکال دو جن کا رزق اللہ کے ذمے نہیں۔"

التوابث: ماشاء اللہ!! "بہبودِ آبادی وخاندانی منصوبہ بندی" والو: اسے یاد کرو، بڑے کام کی چیز ہے۔

صفحہ: (۲۳۱):: حدیث "إذا مُدِحَ الْفَاسِقُ اهتزَّ العرشُ مِن غضبِ الرحمٰنِ" [معجم أبي يعلى الموصلي ١٧١، شعب الإيمان للبيهقي ٤٥٤٣]

التوابث: شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔[سلسلة الأحاديث الضعيفة ٥٩٥، ١٣٩٩]

صفحہ: (۲۴۵):: صوفیوں میں جو مشہور ہے کہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہیں......